[illegible] | قادیان دار الامن و الامان ۳ جمادی الاول ۱۳۱۷ھ مطابق ۹ ستمبر ۱۸۹۹ء | [illegible]

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کی پانچوین چٹھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

امابعد برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مین درد دل سے خدا کے لئے چند باتین سناتا ہون بڑی توجہ سے سنئے۔ کئی روز سے بعض اطراف سے ایسی آوازین میرے کان مین آ رہی ہین کہ مین اپنے تئین گنہگار سمجھونگا اگر ان مفاسد کی اصلاح کے لئے مقدور بھر کوشش نہ کرون۔ جسدن سے تصویر کا اشتہار ہوا ہے بعض طبائع مین کورانہ تقلید کی وجہ سے شورش پیدا ہوئی ہے اور بعض نے غلبہ اضطراب اور ضعف قلب کی وجہ سے اس آڑ مین پناہ لینا چاہی ہے کہ گویا وہ مزید اطمینان کے لئے یا شرح صدر کے لئے اس پر نصوص سے دلائل چاہتے ہین۔ اگرچہ مین خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہون کہ ایسے لوگون مین ہمارے احباب کی وہ پاک مخلص جماعت داخل نہین جنکی زبان پر بڑی صفائی سے یہ بات جاری رہتی ہے کہ **لوکشف الغطاء ماازددت یقینا** اور علم فضل فہم فراست اور ہر قسم کے ارادون اور تمناؤن کے رہزن غول ان کی راہون سے دور ہو چکے ہین وہ بالکلیہ اپنے امام و مقتدا کے اتباع مین کھوئے جا چکے ہین۔ مگر بعض کمزور دل بھی حق رکھتے ہین کہ ان کی ہمدردی کی جائے شاید کوئی کسی حق بات کے سننے سے راہ پر آ جائے۔

مین اس وقت موقعہ نہین دیکھتا کہ تصویر کی نسبت نقلی مباحث کی الجھیڑ مین پڑون۔ شاید اس کے لئے کسی اور وقت ضرورت اور موقعہ نکل آوے۔ مگر مین ایک عظیم الشان دلیل جس کے ذوق سے میرا سراپا مسرور ہے ایسی پاتا ہون کہ اس کے بعد ان کے نصوص جو کسی طرح حضرت اقدس کو **امام زمان** اور مؤید من اللہ مان چکے ہین اور دوسرون کے لئے بھی اگر وہ طبع سلیم رکھتے ہون اس سے زیادہ صاف اور قوی دلیل نہین ہو سکتی۔ اور وہ کیا ہے خود حضرت مؤید من اللہ مکلم اللہ مقرب اللہ کا عمل۔ اور حضرت حکم عدل کا فعل۔ ایک جلدباز غور کی عادت نہ رکھنے والا جھٹ بول اٹھے گا کہ ہم جس کورانہ تقلید سے لوگون کو چھڑانا چاہتے اور اس پر انھین ملامت کرتے ہین اپنی جگہ اپنی باتون کے لئے پھر اسی کی تعلیم دیتے ہین۔ ایسا نہین۔ تھوڑی فکر کرنے سے یہ عقیدہ کھل جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے کامل رسول خاتم النبیین نے (صلی اللہ علیہ وسلم) خدائے کامل العلم کے بتانے سے **مسیح موعود** کا نام **حکم** رکھا ہے۔ اگر وہ ایسی الجھنون کو جنمین قوم کے علماء و دانشمند مدتون سرگردان رہے اور کوئی مخرج نہ پا سکے اور بیسیون مختلف اقوال نقل کرنے پر سارے علم و فضل کا مدار رکھا اور کوئی قول فیصل نکھہ نہ سکے ہان اگر وہ **حکم** ایسی الجھنون کو نہ سلجھائے اور ایک بین و قطعی فیصلہ کی راہ نہ دکھاوے تو

اُس نے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رکھے ہوئے نام کی کیا عزت رکھی اور اُس کا سچا مصداق کیونکر ہوا۔ حَکَم کا لفظ بڑا عظیم الشان لفظ ہے اور حقیقت میں دانشمند کے لئے اس راہ میں ہر مشکل کے حل کرنے کی کلید ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ اختلاف اور نزاعیں کیا ہو سکتی ہیں جنکے لئے ضرور تھا کہ ایک حکم آتا۔ مادی اور ارضی نزاعیں اور اختلاف تو مقصود میں ہی نہیں اور نہ کوئی اسبات کا قائل ہوا ہے۔ تو پھر دینی اور ایمانی اختلاف ہی ہوئے۔ مگر پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کتب مدونہ احادیث کے موجود ہوتے اور علماء سلف کی مجلدات فتاوے کے موجود ہوتے پھر اختلاف کیا اور حکم کیا۔ مگر یہ واقعہ ہے اور وقوع ہی اس کا شاہد عدل ہے کہ باوجود ان سب سامانوں کے اختلاف بھی ہے اور نزاع بھی ہے اور معًا یہ واقعہ حقہ بھی دوپہر کے آفتاب سے زیادہ روشن ہے کہ نبی اللہ خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) قطعی اور یقینی خبر دیچکے ہیں کہ مسیح موعود تم میں حکم عدل ہو کر آئے گا۔ اب اگر غور سے دیکھیں تو سارے سوالوں اور اعتراضوں کا ہدف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم عدل والی خبر ٹھیرتی ہے۔ اور حقیقت میں اگر کسی کی تیز طبیعت ایسے سوالات اور اعتراضات پیدا کرنے کی جرأت کر سکتی ہے تو اُس ناعاقبت اندیش کی کر سکتی ہے جس نے خدا کے کامل رسول (علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات) کے مُنہ کی باتوں کا پاس کرنا اور ایسی شوخیوں سے ہراس کرنا نہ سیکھا ہو۔ اب بات صاف ہے کہ مخبر صادق (علیہ السلام والصلوٰۃ) نے امت کے لئے ایک حکم عدل کی خبر دی ہے۔ اور اس پیشگوئی کیوقت خدا کو یہ بھی جانتا تھا کہ قوم میں قرآن و حدیث تو ضرور ہی ہوگا پھر باوجود اس کے یہ خبر بھی دی اور ضروری دی اور تمام امت اسے تسلیم کر چکی ہے تو اب خدا کے لئے اسمیں غور کرنی چاہئے کہ وہ حکم بجز اس کے اور کیا کریگا کیا کرنا اس کا فرض منصبی ہے کہ مخالف اور متعارض اقوال اور انبار اقوال میں سے ایک کی نسبت قطعی فیصلہ کر دے کہ حق و صدق اسی میں دائر ہے اور یوں اُمت مرحومہ کو صدیوں کی سرگردانیوں اور قیل و قال کے حیرت افزا گورکھ دھندے سے نجات دی۔ ہاں یہ بات باقی رہجاتی ہے کہ اس حکم میں دوسرے علماء کی نسبت مزیت اور فضیلت کیا ہو سکتی ہے کہ اُسی کی بات کو مان لیا جاوے۔ اس کا جواب بڑا صاف اور تسلی بخش یہ ہے کہ وہ اپنی تائید میں آسمانی نشان رکھتا ہے اور موید من اللہ ہونے کے بین ثبوت اس کے ہاتھ میں ہیں۔ اختلاف کی تہ برتہ تاریکیوں سے نکلنے کے لئے بجز اس کے اور کوئی راہ ہو نہیں سکتی اور فطرت انسانی اضطرارًا اس امر کی مقتضی ہے کہ انسانی تمدنی عالم میں ایک ایسا مدار علیہ اور مشار الیہ انسان کامل ہو جو براہ راست راستی کے سرچشمہ ذات باری تعالے سے واسطہ و تعلق رکھتا ہو اس لئے کہ قانون قدرت نے ایسا چاہا نہیں کہ ہر فرد کی رائے سچائی کی کھلی روشنی رکھتی اور خطا سے محفوظ ہو مگر ایک بین اور مبرہن اور معصوم رائے اور مستقیم راہ کا ہونا ضروری اور انسانی فطرت کا مقتضا ہے سو حکم موید منصور کا ہونا قانون قدرت کا مقتضی اور تمام شرائع حقہ کا مدعا ہے ہمارے ہادی کامل خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے من جانب اللہ ہونے اور آپ کی نظر کے دور بین ہونے اور آپ کے مشن کے مطابق قانون قدرت اور صحیفہ فطرت ہونیکا یہ بڑا ثبوت ہے کہ آپ نے اس حکم عدل کی پیشگوئی سے مقتضیات فطرت کے سارے پہلوؤں کو پورا کر دیا ہے۔ نظام ظاہری میں ہم ایسے افراد دیکھتے ہیں کہ ان کی رائیں اور فیصلے پولٹکس میں نسبتًا بڑی وقعت سے دیکھے جاتے اور لاکھوں انسانوں کی قسمتوں کا مدار انہی کی رایوں اور فیصلوں پر آٹھیرتا ہے ان کی اس مزیت اور ترجیح کے لئے قوم کے دانشمندوں کے نزدیک کوئی معیار تو ہے ہے اسی طرح روحانی نظام میں خدا کی مشیت نے اقتضا فرمایا ہے کہ بعض افراد ایسے ہوں جو انسانی عقول اور آراء کی گھمسان لڑائی کیوقت جبکہ انسانی تمدن کی تباہی کا وقت قریب آگیا ہو ایک فلاح اور فوز کی راہ طیار کر دیں اور طبائع وحدت ارادی سے بیچون و چرا اس راہ پر قدم مارنے لگ جائیں اور بڑے بڑے انانیت کے پتلے اور کسی کے آگے سر نیچا نہ کرنے والے اور خود رائی پر اترانے والے بھی شرح صدر سے سر تسلیم خم کر دیں۔ ہاں یہ امر غور طلب رہ جاتا ہے کہ ایک حکومت کا مدعی درحقیقت اس منصب کا حقدار اور موید من اللہ ہے بھی؟ یہ بات اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ایک منکر یا مذبذب کے نزدیک دھندلی ہو مگر مومن کے نزدیک تو مسلّم اور صاف ہے چونکہ میرا روئے سخن اپنی قوم کیطرف ہے اور انہی کی قوت معرفت کی ترقی کے لئے میں نے قلم اُٹھایا ہے اس لئے میں ایسی طرز تحریر کو اختیار نہ کروں گا جو منکروں کے مقابل اختیار کی جاتی ہے ہاں اگر کوئی اس بحث کو دیکھنا چاہے تو کتاب **ایام الصلح** پڑھ لے۔ اُس میں حضرت مسیح موعود و حکم عدل نے (ایدہ اللہ) بڑی عمدگی سے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ کیوں ایک منجانب اللہ شخص کا فیصلہ ہمعصر علماء کے مقابل ماننے کے قابل ہوتا ہے۔

غرض وہ لوگ جو ایک شخص کو حکم مان چکے ہیں وہ خدا کے فضل اور توفیق سے اس دُنیا کے ساتھ ہزاروں حیران کرنے والی ظلمتوں سے نکل چکے اور نجات کے بلند سطح پر قدم لگا چکے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں قومی ترقی کی کلید آچکی ہے جسکی تلاش میں آج ساری قومیں قابل رحم سرگردانیاں کھینچ رہی ہیں اور سیکڑوں تدبیریں سوچتی اور رنگین منصوبوں اور مادی عقلوں سے کام لیکر نئی نئی راہیں نکالتی ہیں مگر چونکہ خدا تعالی کی سنت مستمرہ کے خلاف چلتے ہیں کوئی بات بنتی نہیں۔ تو اب ان لوگوں کا فرض کیا ہے جو ایک امام ہادی کو

اُس کے پورے معنی مین تسلیم کر چکے ہین یہی کہ اس کی ہر حرکت ہر سکون ہر قول ہر فعل غرض اُس کی ہر ادا کے ساتھ اُنھین کلی صلح اور پوری موافقت ہو جائے اور دل کے کسی گوشہ مین اُس کے کسی فیصلہ پر کوئی اعتراض اور نکتہ چینی باقی نہ رہے۔ اُس وقت ایک سرسبز زمانہ کے آنے کے آثار پیدا ہون گے اور وہ مبارک گھڑی نمودار ہوگی جس مین کوئی شخص فخر اور بجا فخر سے کہہ سکے گا فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اسی ایمان کامل اور موافقت تامہ کی طرف اشارہ ہے حکیم کتاب کی اس آیۃ مین فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ یعنی خلاصہ ان امور کا یہ ہے کہ مومن نہین ہو سکتے ہان تیرے رب کی قسم ہو (اس مین اشارہ ہے کہ خدا نے اپنی مشیت اور ارادہ سے تیری خاص تربیت کی ہے اور تیری فطرت ہی اس قسم کی بنائی ہے کہ تو حکم عدل ہو اور تیرا فیصلہ حق و صدق اور فلاح کی راہ ہو اور دوسرے لوگ فطرتا ایسے بنائے گئے ہین کہ تیری طرف رجوع کرین اس لئے کہ ربوبیت الٰہیہ نے ایسا ہی چاہا ہے) مومن ہو نہین سکتے جب تک اپنے ہر قسم کے اختلافی امور مین تجھے حکم نہ بنائین پھر (یعنی یہی کافی نہین کہ بس حکم مان لیا اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ ہی رکھی) تیرے قطعی فیصلہ سے کوئی گھبراہٹ اور تنگی ان کے دل مین پیدا نہ ہو (یاد رہے حرج ایک قسم کی خطرناک گھاس ہوتی ہے جس کو کھا جانے سے اونٹ کے پیٹ مین مہلک درد پیدا ہوتا اور اس کا پیٹ پھول جاتا ہے اور اس کی وہ حالت ہوتی ہے جسے ہم سوّل کہتے ہین۔ خدا کی بلاغت بھری کتاب مین جو اپنی زبان کے لحاظ سے بھی عظیم الشان معجزہ ہے اور جو عجیب مناسبت سے لغات کو استعمال کرتی ہے اس لفظ حرج کا لانا بتاتا ہے کہ خواہ نہ خواہ منہ سے مان لین اور چونکہ مرشد اور حکم مان چکے ہین اور گلے پڑا ڈھول بجانا ہے اس لئے رچینہ تو اقرار کر دے مگر اندر کراہت اور ناراضگی سے پیٹ پھول جائے اور بالآخر انکار و ارتداد کی موت سے ہلاک ہو جائے ہے) اور (یہان تک تو روحانی حالت اور مخفی ارادوں کا بیان ہے اور آگے اظہار عمل ہے جس پر تمدن کا مدار ہے) اس کے مقابل سر تسلیم پوری طرح جھکا کر اس پر عمل درآمد کرین۔

غرض یہ آیت قرآن کریم کی بڑا عظیم الشان سبق اور قابل اخذ گر ہے اُن لوگون کے لئے جو قومی ترقی کے دلدادہ ہین اور کسی ہادی اور اصول کی تلاش میں سرگردان ہو رہے ہین۔ یاد رکھو کبھی کوئی قوم قوم نہین بن سکتی جبتک اس مین وحدت کی روح نفخ نہ ہو جائے اور وحدت پیدا ہو نہین سکتی جب تک گردنین وحدت ارادی سے ایک روحانی لیڈر کے آگے جھک نہ جائین۔ خصوصا ایسی قوم کا متحد اور متفق ہونا جیسے مسلمان ہین جو سیکڑون گروہون اور مذہبون اور مشربون کا مجموعہ ہین اور پھر ایسی صورت مین کہ ہر گروہ اپنے اپنے طریق و مشرب کی نسبت سخت متعصب اور حامی ہے اور حریف کی تکفیر و تفسیق سے ذرا بھی ہراس نہین رکھتا۔ ان کی ترقی کے لئے وہی پہلا آسوہ ہے اور وہی زینہ ہے اور کوئی راہ نہین ہرگز نہین۔ غلط ہین اور راہین اور باطل ہین اور سب تدابیرین جو اُس پہلے پاک نمونہ پر نہین۔ اگر کسی نیچری نے ایک پہلو اور خدا کی نگاہ مین ذلیل ترین پہلو لیا ہے تو دوسرے ہزارون اور حیات ابدی کے پہلوون سے چشم پوشی کی ہے اور اس لئے اپنے عبرتناک انجام سے مادی دنیا اور پیروان مادہ کو کافی سبق دیا ہے کہ آخر دنیوی تدبیرون کا انجام ناکامی اور حسرت سے مرنا ہے۔ پہلا حال قوم کا اور پھر اُس اسوہ پر چلنے کے بعد کا کیا ہی عجیب طرح ان مختصر لفظون مین کتاب حکیم نے دکھایا ہے حقیقت مین حضرت ہادی اکمل خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے کی حالت اور آپ کے وجود باجود کی ضرورت اور آپ کی دعوت تبلیغی کی پوری کامیابی کا نقشہ کھینچ دیا ہے اور وہ یہ ہے واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ اب بھی مسلمانون کی وہی حالت ہے۔ مسجدون کو نمازیون سے بھر جانے اور مسلمان کہلانے والون کی تعداد کثیر کسی کو دھوکے مین نہ ڈالے اور اس ظاہری نظارہ سے کوئی اس بات کی کہنے کی جرأت نہ کرے کہ مسلمان بہت ہین ان کا کچھ بھی بگڑا نہین اور کسی مصلح کی کوئی ضرورت نہین وہ بات جس سے قوم قوم بنتی ہے اور قوم بننے کی جان ہے وہ کہان ہے۔ کوئی کسی رنگ مین ادا کرے اور کوئی کسی طرح اظہار کرے اس بات کا رونا اور جھینکنا تو سب کو ہے کہ قوم مین کچھ بھی نہین رہا۔ مین کہتا ہون اور حقیقت اور حق کہتا ہون اور بظاہر اُسی لہجہ مین کہتا ہون جس طرح اور اصلاح چاہنے والے کہتے ہین کہ قوم مین تقوی و طہارت اور خدا کی صفات پر ایمان بہت کم ہو گیا الا ماشاء اللہ اور خدا نے قوم بننے اور نصرت و تائید کرنے کا ایک ہی قاعدہ بتایا ہے اور وہ تقوٰی ہے اور یہ عظیم الشان بات نہین حاصل ہو سکتی جب تک ایک شخص کو جو خدا کے ہاتھ سے پاک کیا گیا اور روح قدس نے اُسے چھوا ہے امام اور نمونہ تسلیم نہ کیا جاوے۔ خدا کا شکر ہے کہ قوم کی اصلاح کے دن آ گئے ہین اور وہ شخص آ گیا ہے جس کا علم و عمل قومی اجتماع کی روح رواں ہے کاش دردمند دل والے غور کرین اور کسی کی تلاش کی گدگدی دل مین محسوس کرنے والے اُٹھین اور ڈھونڈین۔ مین مبارک دیتا ہون اُن سعیدون کو جنکی

روحین امام زمان مصلح دوران کی محبت مین مخمر کی گئی ہین اور ان کو بھی جنھین اس راستی کی کچھ بھی پہچان ملی ہے۔ مگر مین بار بار یہی کہون گا کہ شرط استقامت یہی ہے اور خدا کی خوشنودی اسی مین ہے کہ ایمان مین اپنے تئین قرآن کریم کی اُس آیۃ کے مصداق بنائین اور اس کی سب باتون کو روح اور راستی سے قبول کرین اور اس علم حق کے مقابل اپنی علم خشک کی پگڑیان اُتار دین۔ مینے ایک شخص کے مُنہ سے سنا اور مین خیال کرسکتا ہون کہ اور بھی اس کے مثل ہون گے وہ کہہ رہے تھے کہ ہماری تحقیقات حضرت اقدس کی تحقیقات سے بعض امور مین الگ ہے اور ہم انھین امور مین ان کی اتباع کے لئے مکلف ہین جن کی نسبت وہ دعوی کرین کہ الہام الٰہی سے لکھے گئے ہین۔ مین ایسے دل کا آدمی ہون کہ میری روح ایسی تفریق و تقسیم سے ان امور مین کوسون بھاگتی ہے۔ میری روح جس اتباع سے لذت اُٹھاتی ہے وہ حضرت ابن عمر کا اتباع ہے جو اُنھون نے اُس ٹھوکر تک کی پیروی کو بھی نہ چھوڑا۔ علاوہ بران وہ محل جس مین یہ تفریق و تقسیم صورت پکڑتی ہے غور کے قابل ہے۔ خدا نے انسان کے جوف مین دو قلب پیدا نہین کئے ایک دل مین اپنی علمیت و تعلّی پر بھی ناز اور افتخار ہو اور ایک اور شاہ ہمہ حسن کا دلدادہ اور اسمین بکلی فنا شدہ بھی ہو یہ دو ضدین ہین جو جمع نہین ہوسکتین یا کم سے کم میرے جیسا دل اسے سمجھ نہین سکتا۔ میرا خیال ہے کہ ایک شخص کی نسبت باوجود تسلیم کرنے اس کی بہت سی خوبیون کے اس کی ذرا سی کمزوری کا دھیان دل مین رکھو یا اپنے دل کو اُس سے کسی ایک بات مین اختلاف کرنے کی حیثیت دو تو وہ خفیف سا نقطہ پھیلتے پھیلتے آخر سارے دل پر برص کے مرض کی طرح محیط ہوجائے گا و نعوذ باللہ منہا۔ مین ان امور مین خود صاحب تجربہ ہون مین سنہ ۹۳ تک بہت سے امور مین حضرت امام زمان سے اختلاف کیا

اور اکڑ بیٹھتا تھا اور اسے طبیعت کی آزادی اور دلیری اور قوت تحقیق پر محمول کرتا تھا اور حقیقت مین وجہ یہ تھی کہ اس سے قبل مجھے حضرت کی خدمت مین اکثر دوستون کی طرح بہت کم بیٹھنا ملا تھا اور نہ مجھے ان علوم حقہ پر اطلاع تھی جو خدا نے اپنی برگزیدہ کو عطا فرمائے تھے۔ مگر اس کے بعد جو توفیق الٰہی نے مجھے مہینون اور سالون حضور اقدس کے آستانہ کی ملازمت کا شرف بخشا اور میرا سینہ ان انوار و علوم حقہ سے بھرا جو صرف آسمان ہی سے اُترتے اور کسی چترائی اور زبان درازی اور مادی تجویزون سے مل نہین سکتے۔ تو اب میرا یہ حال ہے کہ مین بحمد اللہ اطمینان قلب اور شرح صدر سے آپ کی ہر ادا سے اپنے دل کو پورا مصلح اور موافق پاتا ہون اور مین پوری بصیرت سے صاف صاف یہ بات کہتا ہون کہ کبھی فتنہ اور ٹھوکر سے مطمئن نہ بیٹھے وہ شخص جسے یہ رتبہ اور توفیق نہین ملی اگرچہ با این ہمہ ہر نماز مین کئی دفعہ اس آیۃ کو پڑھتا ہون ربنا لا تزغ **قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب**۔

مین نے بہت دفعہ اپنے آپ مین سوچا ہے اور آخر میرے دل نے مجھ کو یقین دلایا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو مان کر مجھے وہ لذت ملی ہے جو ایک واقعی اور لابدی شے کے حصول سے حاجت مند انسان کو ملتی ہے۔ اس لئے کہ میرا یقین ہے کہ جیسے ضروریات بقائے نوع مثلاً غذا ہوا روشنی پانی وغیرہا انسان کے لئے ضروری ہین اور ان کے عدم و وجود دونون صورتون مین انسان ایک کھلا فرق پاتا ہے ایسا ہی ایمان بھی بقائے روح اور اطمینان روح اور سکینت روح کے لئے ضروری شے ہے اور ایک سلیم اور زندہ روح کو اس کے عدم و وجود مین فرق محسوس

ہونا چاہیئے۔ یا بلفظ دیگر مین کہہ سکتا ہون کہ مقتدا ایک تکیہ گاہ اور سہارا ہے اور ہر شخص اگر کوئی سہارا اور اُمید گاہ اور حاجت پوری کرنے والا شفیق رکھتا ہے تو وہ اُس سہارے اور اُمید کی لذت کو محسوس کرسکتا ہے مین پڑھنے اور لکھنے بسا اوقات تھک جاتا ہون اور میری کمر مین ایک کوفت سی محسوس ہونے لگتی ہے تو بیٹھ کو کرسی کا سہارا دلاتا ہون اور یون ایک آدہ منٹ مین کوفت رفع ہوجاتی ہے۔ مین کہتا ہون کہ جسطرح بیٹھ نے سہارے کو واقعی محسوس کیا اور حقیقۃً آرام پایا کیا اسی طرح ہماری روحین محسوس کرتی ہین کہ ہماری ذلی اور لذیذ اعتقاد کی تکیہ گاہ امام زمان ہے اور اس سہارے کو محسوس کرکے واقعی طمانیت اور سکینت انھین حاصل ہوگئی ہے۔ اگر یہ ہے تو مبارک ورنہ ایمان کی اور زندہ ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔ مردہ ایمان اور مذبذب ایمان اور ظلمتون کے تحت الثری مین گرا ہوا ایمان کیا نفع پہنچا سکتا ہے۔ بالفعل اس بارہ مین اسی پر اکتفا کرتا ہون خدا کرے کہ میرے سب دوست لذیذ ایمان سے بہرہ مند ہون اور ہم سب کو حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے اتباع کی پوری توفیق ملے۔

ایک اور عجیب بات بھائیون کو سناتا ہون جو اگرچہ ایک معنی مین پرانی ہے مگر لذت مین نئی اور ایمان کے بڑھانے مین بالکل نئی ہے چند روز ہوئے بریلی سے ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین لکھا کیا آپ وہی مسیح موعود ہین جسکی نسبت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے احادیث مین خبر دی ہے خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر آپ اس کا جواب لکھین۔ مینے معمولاً رسالہ تریاق القلوب سے دو ایک ایسے فقرے جو اس کا کافی جواب ہوسکتے تھے لکھدئے۔ وہ شخص اس پر قانع نہوا اور پھر مجھے مخاطب کرکے لکھا کہ مین چاہتا ہون کہ حضرت مرزا صاحب خود اپنے قلم سے قسمیہ لکھین

کہ آیا وہ وہی **مسیح موعود** ہیں جن کا ذکر احادیث اور قرآن شریف میں ہے
پیتے شام کی نماز کے بعد دوات قلم اور کاغذ حضرت کے آگے رکھدیا اور عرض کیا کہ ایک شخص ایسا لکھتا ہے
حضرت نے خود اکاغذ ہاتھ میں لیا اور یہ چند سطریں لکھدیں۔

"میں پہلے بھی اس اقرار مفصل ذیل کو اپنی کتابوں میں قسم کے ساتھ لوگوں پر ظاہر کیا ہے اور اب بھی اس پرچہ میں اُس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے
کہ **میں وہی مسیح موعود ہوں**
جس کی خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن احادیث صحیحہ میں دی ہے جو **صحیح بخاری** اور **صحیح مسلم** اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔"

وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا

الراقم مرزا غلام احمد عفا اللہ عنہ و اید - ۷ اگست ۹۹ء

اس ذکر سے میری دو غرضیں ہیں
ایک یہ کہ اپنی جماعت کا ایمان بڑھے اور اُنھیں وہی ذوق اور سرور حاصل ہو جو یہاں کے خوش قسمت حاضرین کو اس گھڑی حاصل ہوا اور اُنھوں نے سچے دل سے اعتراف کیا کہ اُن کو نیا ایمان ملا ہے اور دوسرے یہ کہ منکرین اور بدظن اس علی بصیرۃ قسم میں ٹھنڈے دل سے غور کریں اور سوچیں کہ متعمد کذاب اور مفتری مخلوق کی یہ شان اور اُسے یہ جرأت ہو سکتی ہے کہ ذو الجلال خدا کی ایسی اور اسطرح اور ایسے مجمع میں قسم کھائے۔ اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! بڑا بدکار اور بڑا ہی ناہنجار ہے وہ جو خدا پر افترا کرتا اور جلد نحت جانے کے لائق ہے وہ ظالم جو اپنے دل سے باتیں بناتا اور خدا کی طرف اُنھیں منسوب کرتا ہے اور سخت ہی ظالم اور بدکار ہے وہ بھی جو حق بینوں کی تکذیب کرتا ہے اور نشانات دیکھکر اور کئی مرتبہ تصدیق کر کر اور علی رؤ الاشہاد شہادتیں دیکر اور ایک وقت کے لئے اُس حق کی خاطر ملامتوں کا نشانہ بن کر پھر نفس شریر کے کہنے سے اُس کا انکار کرتا آپ ہلاک ہوتا اور دوسروں کو نار سعیر کی راہ دکھاتا ہے۔

برادران اس اقرار سے اور ہر سوال سے وہ سنت پوری ہوئی جو ایک شخص نے ہادی کامل (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھی ایسی ہی قسم دیکر پوچھا تھا کہ آپ رسول اللہ ہیں الخ - میرا تو دل کانپ اُٹھتا ہے جب میں تصور کرتا ہوں کہ ایسے قلوب بھی ہیں جو اس کپکپا دینے والے اظہار پر بھی التفات نہیں کرتے اور کاذب کاذب کہے جاتے ہیں۔

میں سچے یقین سے پکار کر کہتا ہوں اور ایک عالم کو اس پر گواہ کرتا ہوں کہ ایک کاذب مفتری کی یہ شان ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اے مسلمانوں کی اولاد۔ اے وہ لوگو جن کے پاس خدا کی سنتوں کا علم آگیا ہے اور جو خدا تعالیٰ کے فرستادوں کے لب و لہجہ سے آشنا ہو چکے ہیں اسکو غور سے پڑھو اور خدا سے ڈرو اور قبل اس کے کہ خدا کی گرفت کا دن آجائے اور نامہ اعمال سامنے رکھے جائیں تلافی مافات کرلو۔ اے تفرقہ پردازو الہام کے مدعی اگر تجھ میں واقعی جسارت ہے اور تو علی بصیرۃ بولتا ہے تو نقاب سے منہ باہر کر اور برقع پرے پھینک دے اور گھر کے آنگن سے پاؤں باہر نکال اور پست آواز اور چلمن کے پیچھے کی رنگ آرائی چھوڑ اور مردانہ وار میدان میں نکل اور ایسا ہی اوران لفظوں میں دعوے کر اور حضرت خلیفۃ اللہ الرحمن مسیح موعود اور مہدی مسعود کی علانیہ صاف لفظوں میں تکذیب کر پھر دیکھ خدا کس کی طرف ہوتا ہے

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ

ان سب باتوں کے بعد میں نے ضروری سمجھا کہ بھائیوں کو اُن تازہ مبشر الہامات سے آگاہ کروں جو گذشتہ ہفتہ حضرت مکلم اللہ پر نازل ہوئے۔ ۲۷ اگست ۹ بجے دن کے

"خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھا وے اور تیرے نام کی خوب چمک آفاق میں دکھاوے۔" پھر ۲۸ اگست چار بجے بعد دوپہر۔ "دو آسمان سے کئی تخت اُترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔" پھر ۲۹ اگست کو خدا کا کلام یوں اُترا۔ "دو دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت ملائکہ نے تیری مدد کی"۔ پھر ۳۰ اگست کو خدا نے اپنے برگزیدہ کو یوں بشارت دی ہے "رحمت الٰہی کے چھلکے سامان"۔

اسی تاریخ کو رؤیا میں حضرت اقدس نے نبض پر ہاتھ رکھکر کہا کہ اس سے ذلت کی آواز آتی ہے یا نصرت کی۔ تو نبض سے نصرت کی آواز آئی۔

اب یہ تو خدا کی باتیں اور اُس کے کلمات ہیں یا اقلاً یہ کہ ہم تحدی سے دعوے کرتے ہیں کہ یہ خدا کے مبشر وعدے ہیں اور یقیناً خداوند کریم ان کو اپنے اپنے وقت پر پورا کرے گا۔ سوا اے مخالفو۔ لاہور میں ہو تو۔ اور امرتسر میں ہو تو۔ اور اے وہ جو ٹڈی کی طرح ادھر اُدھر منتشر ہو اور کوئی خیر تمھارے ہاتھ سے سرزد نہیں ہوتی اور اے گدی نشین صوفیو اور فقیرو جہاں کہیں ہو اکیلا اکیلے اور مل مل کر دعائیں کرو اور ان مبشرات کی نظیر اپنے لئے تم بھی لاؤ اور یاد رکھو ہرگز ہرگز نہ لاسکوگے کیونکہ اگر کوئی تم میں سے راستباز کے مقابل ایسی جرأت کریگا تو غیور خدا اُسے شرمندہ کرے گا اور اُن کے دعووں کے خلاف ظاہر کرکے اُسکو اسی عالم میں نیچا دکھائے گا اور نہیں تو اے حاسدو حضرت **امام زمان** کے ان مبشر **الہامات** کے خلاف تم وعیدی الہامات شائع کردو۔ کوئی تو مردی کا کام دکھاؤ۔

الٰہی اے رحمٰن رحیم خدا قوم کو فہم عطا کر کہ اپنی ذلیل حالت کو سمجھیں اور اُس وسیلہ کو شناخت کریں جو اس عالم میں ہر قسم کی خیر و برکت کا ایک ہی وسیلہ ہے آمین۔

آپ کا عاجز دوست
عبد الکریم سیالکوٹی۔

اشتہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ اللہ العلی العظیم
ونصلی علی رسولہ الکریم

دوستو اک نظر خدا کے لئے

مسیح موعود کے جان نثار خادم۔ حضور ممدوح ایدہ اللہ کے مقاصد سے واقف۔ دینی ضرورتوں کے مہیا کرنے کی بپاس رکھنے والی قوم۔ پھر مین ناحق کا دردِ سر اُٹھا کر قصہ کو لمبا کرون زمانہ کے معروف چلتے چپڑے فقرے لکھون کیا حاصل صاف اور سیدھی بات کہے دیتا ہون کہ

مدرسہ تعلیم الاسلام

کو آپ کی ہمدردی کی سخت ضرورت ہے۔ ممکن ہے کہ اب تک بعض کو معلوم نہو کہ مدرسہ کا خرچ کہانتک بڑھ گیا ہے اور یہی وجہ ان کی بے التفاتی کی ہو۔ سوسُن لو۔ یکم اگست سے مدرسہ کا ماہوار خرچ مادہ ... ہوگیا ہے۔ علاوہ ماسٹر شیر علی صاحب بی اے کے ایک لائق ٹرینڈ انڈر گریجوایٹ سکنڈ ماسٹر منگوایا گیا ہے۔ ان سب پر بورڈنگ ہوس بنانے کے لئے روپیہ درکار ہے اس لئے کہ طلبا ر مدرسہ کی ترقی کی تعداد قطعاً اسی پر موقوف ہے

دائمی چندہ دینے والے مقررہ رقم مین کچھ اضافہ کرین۔ غافل ہوشیار ہوجائین۔ اور خدا کے لئے مافات کی تلافی کرین اور مقدور والے اچھی یکمشت رقمون سے اعانت کرکے اجر لین۔ والسلام

المشتہر عبد الکریم سیالکوٹی

سیکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام

تضمین جمالی

بر غزل امام علیہ السلام

احمد مرسل کہ آمد صاحب خلق عظیم
ہم قسیم ست و جسیم ست و نسیم ست و وسیم
کس نیارد گفتنش کو ہست حادث یا قدیم
شان احمد را کہ داند جز خدا وند کریم
آنچنان از خود جدا شد کز میان افتاد میم

با ہمہ مشغولی اشغال تعلیم و وداد
با ہمہ مصروفی فیض و ہدائی و دین و داد
عاشق حق بود و در عشقش بجوش انقیاد
زان نمط شد محو دلبر کز کمال اتحاد
پیکر او شد سراسر صورت رب رحیم

بارک اللہ جلوۂ حسن تو اے روحی فداک
لوحش اللہ خوبی نور تو اے قلبی ہواک
سیکشد دل را و جان را حسن روی تابناک
بوئے محبوب حقیقی می دمد زان روی پاک
ذات حقانی صفاتش مظہر ذات قدیم

گرچہ دارند ابلہان در اعتقادم قیل و قال
گرچہ نادانان بخود بندند صد گونہ خیال
غافلان را گرچہ باشد گونہ گونہ احتمال
گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال
چون دل احمد نمی بینم دگر عرش عظیم

اہل دنیا را طلب در نان و آب آمد بکار
اہل دین دارند بر زہد و ورع دار و مدار
ہر دو از عشق محمد غافلند اے ہوشیار
منت ایزد را کہ من بر رغم اہل روزگار
صد بلا را میخرم از ذوق آن عین النعیم

گر دطعن طاعنان جان و دلم را چاک چاک
غاویان با ما دیان دارند چون بہروتپاک
گرچہ من ہستم بعشق احمدی اندوہناک
از عنایات خدا و از فضل آن داد ار پاک
دشمن و ز عونیانم بہر عشق آن کلیم

نازم الطاف خدا را کز رہ تمام نشان
میرم احسان خدا را کز کمال جسم و جان
برگزیدہ کرد ذاتش از ہمہ اہل جہان
آن مقام و رتبت خاصش کہ بر من شد عیان
گفتمی گر بودمے طبعی درین راہ سلیم

من نمیخواہم کہ گنج و دولت و ملکم بود
من نمیخواہم کہ در دین عزت و جاہم شود
من ہمیخواہم ہمیخواہم ز خلاق صمد
در رہ عشق محمد این سر و جانم رود
این تمنا این دعا این در دلم عزم صمیم

مخمس

حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

مسلمانون کو کہتے کس لئے ناحق برا تم ہو
ڈرو اللہ سے کس خوئے بد مین مبتلا تم ہو
ابھی سے اس قدر کس واسطے ہم سے خفا تم ہو
سمجھ لو پہلے اتنا بر سر حق ہم ہین یا تم ہو
یونہی تکفیر مین سرگرم کیون بیفائدہ تم ہو

خلائق سے نہین ہے شرم خالق سے تو شرماؤ
کرو نا منصفی کو ترک ہٹ دھرمی سے باز آؤ
کہین ایسا نہ ہو پل کر کف افسوس پچھتاؤ
یہ کس پر کفر کا لکھتے ہو فتوی کچھ تو فرماؤ
یہ کس کے واسطے سوچو تو سرگرم جفا تم ہو

محبت جو کہ رکھتے ہین کلام پاک سبحان سے
تعشق ہے دلون کو جنکے شاہنشاہ ذیشان سے
رہا کرتے ہین فکر دین مین جو ہر وقت قرآن سے
فدا ہین جو رہ اسلام مین ہر دم دل و جان سے
اُنھین کو ہائے بے ایمان کہتے برملا تم ہو

نہین ہوتے ہین لوگ آیات قرآن دیکھ کر قائل
دلون سے آہ کیسا نور ایمان ہوگیا زائل
جہالت سے لبون پر رہتی ہے تقریر لاطائل
کلام حق سے روگردان بیان خلق پر مائل
تمھین انصاف سے کہدو کہ ایسے ہم ہین یا تم ہو

(58)
الحکم نمبر ۳ جلد ۳
بسم اللہ الرحمن الرحیم
۹
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
۹ ماہ ستمبر ۹۹ء
خوب یاد رکھو کہ اگر مفصلہ ذیل بیماریون مین سے کسی علاج کی ضرورت پڑے
تو اس مرہم کے سوا کوئی اور دوائی ہرگز
ہرگز نہ خریدو یہ بے نظیر مرہم فوراً اسقام
مرض پر اثر کرتی ہے آج تک ایسی
کوئی مرہم ایجاد نہین ہوئی
تریاق اعظم
یہ بہت سی تریاقی دواؤن کا ایک مرکب ہے
جو وبائی کیڑون کو ہلاک کرتی اور سمیت کو دو
کرکے انسان کے لئے ٹھنڈک پہنچاتی ہے اور
بہت سی عفونتی بیماریون کو روک دیتی ہے
اور باذن اللہ طاعون اور وبا سے محفوظ
رہنے کے لئے سب سے عمدہ دوا ہے اور سمیت کو
بدن مین پھیلنے نہین دیتی اور جمیع سموم کی
فادزہر ہے - اور نزلات کھانسی تپ سہال
تشنگی اطفال ام الصبیان
اسقاط حمل ضعف
عشی ہول دل
قوی کی کمی کثرت
سیلان خون دماغ
اور تحاع اور اعصاب
اور معدہ کی کمزوری
ذیابیطس
سل وغیرہ کے لئے
مجرب ہے
قیمت
فی ڈبیہ
مرہم عیسیٰ
ضرور آزماؤ کیونکہ یہ مرہم
ایک بزرگ نبی کی یادگار
ہے
لاہور
بھاٹی دروازہ
کارخانہ مرہم عیسیٰ
حکیم محمد حسین
معزز بھائیو! کوئی تعجب
کرنے کی بات نہیں - مرہم عیسیٰ اسکو
اس لئے کہتے ہیں کہ صلیب کھینچے جانے کے بعد جب
حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ بچ گئے تو آپ کے صلیبی
زخموں پر لگانے کے لئے الہام الٰہی کی بنا پر انکے حواریون نے
اسکو طیار کیا تھا - خدا کا فضل جو مرہم کے رنگ میں اترا اُس
مقدس بشر عم کے زخمونکے چنگا کرنے میں معجزہ ثابت ہوا -
ہر ایک زمانہ کے نامی فاضل طبیبوں نے اسکو آزمایا - اور
اسکی مسیحائی تاثیرات اور وجہ تسمیہ کو بلا اختلاف تسلیم کیا
حکماء یورپ بھی اسکے اعجازی خواص کے قائل ہیں - ہم نے
بڑی محنت اور احتیاط سے اسکے اصل بیش قیمت اجزا ممالک
غیر سے منگائی ہیں خالص یقینی صحیح اور آلایش سے پاک مرہم صرف
ہم ہی طیار کرتے ہیں قیمت فی ڈبیہ - ۱۲ ر - عمر - علاوہ محصول
ان مرضوں کے لئے
شفا ہے
ہر قسم کی طاعون - سرطان کے زخم - خنازیر
گلٹیان - چوٹون کے زخم - پھنسی پھوڑے
گھاؤ - خارش - گنج - طرح طرح کی جلد کی بیماریان
ہر قسم کے ناسور - پرانے گندے زخم -
زخمون کے کیڑے - تلی کے ورم - بواسیر کے
ہاتھون کا سردی سے پھٹ جانا - جل جانا
کان سے ریم کا بہنا - جانورون کا کاٹ لینا
عورات کی خطرناک بیماریان سرطان رحم وغیرہ

ممیرےکا سُرمہ

مصدّقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سندیافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھندجالا پروال غبار پھولا سبل سُرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادرادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اُٹھاسکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے ۱ عہ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۸ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر۔ پروعینسر میا سنگہ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداس پور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱ مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرےکا سرمہ جو سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھہ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دواکو ضرور پاس رکھنا چاہیئے۔ اس لئے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر۔ ڈی۔ ایم۔ بی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سندیافتہ یونیورسٹی۔

۲ مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مینے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی عمر ۵۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکونمین خودرو جو زیروا مے نکلے ہوے تھے اور پروال پڑتے تھے اُس کی آنکھین عرصہ سے سُرخ اور دکھتی رہتی تھین اُنمین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اُس کی بینائی مین فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی کر نہین دیکھہ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وانریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳ مینے ممیرےکے سرمہ کا جوکہ سردار میا سنگہ نے تیار کیا ہے اُن مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر بریلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل

۴ مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرےکا سرمہ جوکہ سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی اک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میرے سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کی نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لئے مارچ ۹۶ء سے جمع کیا گیا

انوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا